رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی سہر
سہ ماہی ۱۲ ۔

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	مورخہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۵ فروری ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ - فروری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت خداتعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے ؛

نظارت بیت المال کی طرف سے چوہدری خدا بخش صاحب ضلع جالندھر و ہوشیارپور میں - مولوی عبدالعزیز صاحب لائل پور اور سرگودہ میں - حکیم فیروز الدین صاحب ضلع امرتسر و سیالکوٹ میں - اور مدد خان صاحب ضلع گورداسپور میں بسلسلہ تشخیص بجٹ و تحصیل چندہ بھیجے گئے ؛

مولوی محمد یعقوب صاحب مدیر معاون الفضل کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں - اب مولوی صاحب برائے علاج لاہور لے گئے ہیں - احباب دعا کریں کہ خداتعالےٰ صحت دے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خداتعالےٰ کے خاص دوستوں کی علامتیں

۲

"۹ - جب اُن پر کوئی بڑی مصیبت کا وقت آتا ہے - تو اس وقت دو طور میں سے ایک طور کا ان سے معاملہ ہوتا ہے - یا خارق عادت طور پر اس مصیبت سے رہائی دیجاتی ہے - اور یا ایک ایسا صبر جمیل عطا کیا جاتا ہے - جس میں لذت اور سرور - اور ذوق ہو ؛

۱۰ - ان کی اخلاقی حالت ایک ایسے اعلےٰ درجہ کی کیجاتی ہے - جو تکبر اور نخوت اور کمینگی اور خود پسندی اور ریاکاری اور حسد اور بخل اور تنگدلی سب دُور کی جاتی ہے - اور انشراح صدر اور بشاشت عطا کی جاتی ہے ؛

۱۱ - ان کی توکل نہایت اعلےٰ درجہ کی کی جاتی ہے اور اس کے ثمرات ظاہر ہوتے رہتے ہیں ؛

۱۲ - ان کو ان اعمال صالحہ کے بجا لانے کی توفیق دی جاتی ہے - جو دُوسرے اُن میں کمزور ہوتے ہیں ؛

۱۳ - ان میں ہمدردی خلق اللہ کا مادہ بہت بڑھایا جاتا ہے - اور بغیر توقع کسی اجر اور بغیر خیال کسی ثواب کے انتہائی درجہ کا جوش ان میں خلق اللہ کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے - اور خود بھی نہیں سمجھ سکتے - کہ اس قدر جوش کس غرض سے ہے - کیونکہ یہ امر فطرتی ہوتا ہے ؛

۱۴ - خداتعالےٰ کے ساتھ ان لوگوں کو نہایت کامل وفاداری کا تعلق ہوتا ہے - اور ایک عجیب مستی جانفشانی کی ان کے اندر ہوتی ہے - اور ان کی رُوح کو خداتعالےٰ کی رُوح کے ساتھ وفاداری کا ایک راز ہوتا ہے جس کو کوئی بیان نہیں کر سکتا - اس لئے حضرت احدیت میں ان کا ایک مرتبہ ہوتا ہے جس کو خلقت نہیں پہچانتی وہ چیز جو خاص طور پر ان میں زیادہ ہے - اور جو سرچشمہ تمام برکات کا ہے - اور جس کی وجہ سے یہ ڈوبتے ہوئے پھر نکل آتے ہیں -

تیسرے سال کے چندہ تحریک جدید کے متعلق مخلصین کے وعدے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تیسرے سال کے مالی مطالبہ کے متعلق یہ ارشاد ہے۔ کہ میرا خطبہ جو میں نے تیسرے سال کی تحریک کا آغاز کرتے ہوئے پڑھا تھا۔ وہ ہر احمدی مرد عورت اور بچے تک پہونچا دیا جائے سنانے کے بعد اس کی ضرورت اور اہمیت بھی احباب پر واضح کر دی جائے۔ اس کے بعد جو مخلصین اس پر خوشی اور آزاد مرضی سے بانشراح صدر لبیک کہیں ان کے ناموں کی فہرست بھجدی جائے۔

اس بارے میں جماعت احمدیہ رحیم آباد ضلع گورداسپور کے پریذیڈنٹ شیخ علی گوہر صاحب حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

(۱) حضور کے خطبہ جمعہ کے مطابق تحریک جدید کے تیسرے سال کا فارم ارسال ہے۔ اس خطبہ کی اہمیت کو جانتے ہوئے جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کے وعدے لئے گئے۔ جنہیں نابالغ اور شیر خوار بچوں کے وعدے بھی درج کئے گئے ہیں۔ تا وہ بھی اس برکت سے حصہ لیں۔ پچھلے سال کا وعدہ ۵۷؍۸ روپے کا تھا۔ جو خدا کے فضل سے پورا کر دیا گیا۔ اب تیسرے سال کا وعدہ ۱۱۶؍۱ روپے کا ہے۔ جو دوگنے سے بھی زیادہ ہے۔ شیخ علی گوہر صاحب کے خاندان کے ۹ افراد ہیں۔ ان کا وعدہ ۵۳؍۱ روپے کا ہے۔ اور شیخ برکت علی صاحب کے خاندان کے ۱۲ ممبر ہیں۔ جن کا وعدہ ۶۲ روپے کا ہے۔ گویا اس گاؤں کے ہر احمدی مرد۔ عورت اور بچے نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔

(۲) چودھری غلام مرتضےٰ صاحب چک ۱۲۵/۵ ضلع ملتان نے گذشتہ سال اپنے مرحوم والدین اپنے بیٹے اور ان کی بیویوں اور ان کے بچوں غرضکہ اپنے خاندان کے تمام ممبران جن کی تعداد ۱۷ ہے کی طرف سے ۱۲۲ روپے بارہ آنے کا وعدہ کیا تھا جو پورا کر دیا۔ اب تیسرے سال کے لئے ۱۵۴-۱۱ کا وعدہ انہوں نے پیش کیا ہے۔

(۳) ایک مخلص دوست جنہوں نے گذشتہ سال ایک سو روپیہ یکمشت تحریک ہوتے ہی پیش کیا تھا۔ اب کے بعض مشکلات کی وجہ سے انہوں نے تیس روپیہ کا وعدہ لکھا یا مگر جب تیسرے سال کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری قریب آگئی۔ تو انہوں نے ایک سو ایک روپیہ کا وعدہ کرتے ہوئے لکھا۔ اس وقت جبکہ یہ عریضہ حضور کی خدمت میں لکھ رہا ہوں۔ میرے قلب میں یہ تحریک اور جوش موجزن ہے۔ کہ پچھلے سال سے اگر زیادہ نہ ہو۔ تو اس سے کم بھی نہ ہو۔ لہذا ایک سو ایک روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں

(۴) لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی پریذیڈنٹ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ رمضان المبارک میں دارالامان میں۔ اور سالانہ جلسہ کے بعد کچھ دن ان کو لاہور ٹھہرنا پڑا۔ اس لئے تیسرے سال کی فہرست اب انہوں نے ارسال کی ہے جو ۷۹۸ روپے کی ہے۔ یہ فہرست گذشتہ سال کے وعدے میں جو ۶۱۸ کا تھا اور مکمل طور پر پورا ہوا قریباً تیس فیصدی اضافہ ہے۔

چونکہ تیسرے سال کی مالی تحریک کی میعاد ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس لئے ان جماعتوں اور افراد سے جن کے وعدے ابھی تک نہیں موصول ہوئے گزارش ہے کہ جلد توجہ فرمائیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

اسمبلی کے الیکشن میں ڈاکٹر کچلو کی کامیابی

امرتسر ۳؍فروری۔ امرتسر شہر کی طرف سے ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو اپنے دو حریفوں شیخ محمد صادق اور حسام الدین احراری کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے۔ احراری کو ۴ نمائندہ کو سب سے کم ووٹ ملے۔ جماعت احمدیہ امرتسر نے ڈاکٹر کچلو کے حق میں ووٹ دیئے اور ان کی نہایت سرگرمی سے امداد کی۔ (نامہ نگار)

بقیہ صفحہ ۳

یہ ادعا کر دیا۔ کہ "اس وقت آپ کی چھوٹی سی جماعت کے سوا اور کوئی جماعت اس کام (اشاعتِ اسلام) کو کرنے والی دنیا میں موجود نہیں" حالانکہ قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ اور سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کئی غیر مسلم بھی شائع کر چکے ہیں۔ اور اس رنگ میں جس پر مولوی صاحب کو بڑا ناز ہے۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ نہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں ان حالات کو سامنے رکھ مولوی صاحب بتائیں۔ وہ کس مونہہ سے صرف ترجمہ قرآن کریم شائع کر دینے کی وجہ سے اپنے آپ کو اور اپنی قوم کو اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کے واحد اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ اور وہ جماعت جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی اسلام کے جاں نثار اور شیدا بڑھا رہی ہے۔ اس کے مونہہ آرہے ہیں۔ اگر راڈویل عیسائی ہو کر قرآن کا انگریزی میں ترجمہ شائع کر سکتا ہے۔ اور میور عیسائی ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت لکھ سکتا ہے تو مولوی صاحب نے کونسا تیر مارا ہے کہ وہ اپنے سوا کسی اور کو خادم اسلام سمجھنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان کے کئے ہوئے ترجمہ اور ان کی لکھی ہوئی سیرت نے نتیجہ کیا پیدا کیا۔ کتنے غیر مسلم ان کے مطالعہ کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوئے۔ اور کتنے غیر احمدی انہیں پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے قائل ہوئے۔ اور اس جماعت میں شامل ہو گئے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعت اسلام کے لئے قائم کیا ہے۔ اگر مولوی صاحب اس قسم کے چند آدمی بھی پیش نہیں کر سکتے۔ تو پھر ان تصانیف پر ان کا اترانا سراسر لغو ہے۔ جن کو انہوں نے اپنی آمدنی کا ذریعہ اور تجارت کا دھندا بنا رکھا ہے۔ وہ ایڈیشن پر ایڈیشن شائع کر کے پیسے کماتے جائیں۔ اور جس شرح سے چاہیں کمیشن وصول کرتے رہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن ان کی بنا پر ایسے دعوے نہ کریں۔ جن میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

افسوسناک انتقال

میری ہمشیرہ عزیزہ رشیدہ بیگم جو ایک عرصہ سے بیمار تھی۔ ۳۱؍جنوری بوقت اڑھائی بجے شب بعمر ۱۷ سال راہی ملک بقا ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احمدیت سے اس کو ایک گونہ عشق تھا۔ لجنہ اماء اللہ لدھیانہ کے اجلاس ذوق وشوق سے اپنے گھر منعقد کراتی۔ پابند صوم وصلوٰۃ تھی۔ مڈل میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ علاوہ ازیں اپنے محلہ کی لڑکیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتی تھی۔ اپنے والدین کی خدمت گزار بیٹی اور بھائیوں کی ہمدرد بہن تھی۔ مرحومہ وصیت کر چکی تھی۔ افسوس رحمٰن رحمٰن کہتی ہوئی دنیا سے کوچ کر گئی۔ مرحومہ کو ویکفیلڈ گنج قبرستان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خسر منشی احمد جان صاحب مرحوم ومغفور کی قبر کے پاس دفن کیا گیا۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کر کے ممنون فرمائیں۔

خاکسار:۔ صوفی محمد عبدالرحیم لدھیانہ

محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی کی عام فہم تشریح

الفضل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک زبردست انذاری پیشگوئی بابت نکاح محمدی بیگم کی صداقت جس عام فہم فصاحت اور تفصیلات وحوالہ جات کے ساتھ ثابت کی گئی ہے اس کی عام اشاعت کی بہت ضرورت ہے۔ میں نے اول سے آخر تک بڑی دلچسپی کے ساتھ اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

مولوی محمد علی صاحب کا الیکشن کے متعلق غیر معقول اعتراض اور ترجمۂ قرآن پر بے جا ناز

جماعت احمدیہ کی ان تحریکات کو جنہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے استحکام۔ اشاعت اسلام اور معاندین کو ان کی شرارتوں میں ناکام رکھنے کے لئے جاری فرمایا ہے۔ دیال باغ کی سکیموں سے مشابہ قرار دینے۔ اور انہیں "شیطان کا ایک زبردست فریب" بتانے پر منہ کی کھا کر مولوی محمد علی صاحب نے جو اس دوسری طرف رُخ بدلا۔ کہ "قادیانی جماعت کی توجہ زیادہ تر پولیٹیکل معاملات کی طرف ہو گئی ہے"۔ تو پھر ادھر ہی بہتے چلے گئے۔ اور "اسمبلی کے انتخابات کے معاملہ" کا سہارا لے کر جو منہ میں آیا۔ کہنے لگے ؛

فرماتے ہیں:-

"بٹالہ کی ساری تحصیل کے اندر پھرنا۔ ووٹروں کو ترغیب دینا۔ موٹر لاریوں کا دوڑنا بے شمار خرچ چاہتا ہے۔ ہم تو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ کہ امیدواروں کا روپیہ پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔ ایک امیدوار کا بیس پچیس ہزار سے کم تو کیا خرچ ہوگا۔ یہ سیاسی کھیل تو اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ ان لوگوں تک پہنچیں گے۔ تو پھر قادیان سے شور اُٹھے گا۔ کہ ہم پر حسد کر رہے ہیں لیکن اس پر غور نہیں کریں گے۔ کہ اسمبلی میں اپنا ایک نمائندہ بڑھانے کے لئے اس قومی روپے میں سے جو کہ اشاعت اسلام پر صرف ہونا چاہیئے تھا۔ بیس پچیس ہزار روپیہ خرچ کر دیا کوئی اچھی بات نہیں۔ اس رقم سے قرآن کریم کا کم از کم ایک زبان میں ترجمہ ہو سکتا تھا"

اگر اسمبلی کے انتخاب کے لئے جدوجہد کرنا ایسا ہی معیوب اور قابلِ مذمت فعل ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے لئے ناصح بن کر بیان فرمایا ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ وہ تمام مسلمانوں پر اس کے نقصانات واضح کر کے انہیں انتخابات میں حصہ لینے سے باز رکھنے کی کوشش کرتے۔ ماننا یا نہ ماننا دوسروں کا کام تھا۔ لیکن مولوی صاحب تو اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے۔ پھر اگر وہ یہ نہ کر سکے تھے۔ تو اپنی امارت کی لاج رکھنے کے لئے اپنی "قوم" میں سے ہی کسی کو انتخاب کے شجرِ ممنوعہ کے پاس نہ پھٹکنے دیتے۔ مگر وائے ناکامی و نامرادی۔ کہ ان سے اتنا بھی نہ ہو سکا۔ چنانچہ ان کی "قوم" کے ایک خاص فرد نے اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے وہ سب کچھ کیا۔ جو مولوی صاحب "اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے تھے" اور جو انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "امیدواروں کا روپیہ پانی کی طرح بہہ رہا ہے"۔ مگر مولوی صاحب کی حق گوئی ملاحظہ ہو۔ کہ نہ صرف اپنے رفیق خاص کے پانی کی طرح روپیہ بہانے پر انہیں کوئی رنج محسوس نہیں ہوا۔ بلکہ اسے بالکل جائز سمجھتے۔ اور اسمبلی کی ممبری کو نہایت قیمتی چیز قرار دیتے ہوئے دُعا مانگتے رہے ہیں۔ کہ "ہمارے ڈاکٹر محمد حسین صاحب بھی کھڑے ہوئے ہیں۔ خدا انہیں کامیاب کرے"

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر "بٹالہ کی ساری تحصیل کے اندر پھرنا۔ ووٹروں کو ترغیب دینا۔ موٹر لاریوں کا دوڑنا" ناپسندیدہ امر ہے۔ تو شکرگڑھ کی تحصیل میں جہاں سے مولوی محمد علی صاحب کے رفیق کار ڈاکٹر صاحب کھڑے ہوئے تھے۔ ایسا ہی کرنا کیوں معیوب نہیں؟ مولوی صاحب نے اس میں ایک امتیاز قائم کیا ہے۔ فرماتے ہیں "ڈاکٹر محمد حسین صاحب کی اپنی کوشش اور اپنا روپیہ ہے۔ لیکن ایک صورت یہ ہے۔ کہ اسمبلی میں اپنا ایک نمائندہ بڑھانے کے لئے خدا جانے بڑھیگا بھی یا نہیں۔ قومی روپیہ بے دریغ خرچ کر دیا جائے"۔

معلوم ہوتا ہے۔ جب انتخابات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ پر اعتراض کرنے سے مولوی صاحب باز نہ رہ سکے۔ اور ادھر انہوں نے دیکھا۔ کہ "ہمارے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب بھی کھڑے ہوئے ہیں"۔ تو پیش بندی کے طور پر خود ہی ان کا ذکر کر دیا۔ لیکن معمولی سے معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے۔ نہایت ہی بودا اور بے حد مضحکہ خیز ہے۔ مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے "قومی روپیہ" سے مراد وہی روپیہ نہیں ہوتا۔ جو کسی انجمن کے پریذیڈنٹ یا "امیر" کی تحویل میں ہو۔ بلکہ قوم کے افراد کے پاس جو روپیہ ہو۔ وہ بھی قومی سمجھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی "قوم" کے ایک خاص فرد نے انتخابات کے سلسلہ میں جو روپیہ بے دریغ خرچ کیا۔ وہ ان کی قوم کا ہی خرچ ہوا۔ انہوں نے یہ کیوں خرچ ہونے دیا؟ اور کیوں نہ کہا۔ کہ اس روپیہ کو اشاعت اسلام پر خرچ کیا جائے؟ اور چونکہ مولوی صاحب کے نزدیک اشاعت اسلام صرف تجارتی رنگ میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر دینے کا نام ہے۔ اس لئے بقول ان کے جبکہ "اس رقم سے قرآن کریم کا کم از کم ایک زبان میں ترجمہ ہو سکتا تھا"۔ کیوں یہ رقم ترجمۂ قرآن کریم کے لئے حاصل نہ کر لی گئی؟ یا تو مولوی صاحب یوں کہیں۔ کہ ان کو تین مغربی زبانوں کے سوا کسی اور زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔ اگر ضرورت ہے۔ تو پھر انہوں نے اپنے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کو کیوں اتنی بڑی رقم الیکشن میں صرف کرنے دی۔ اور کیوں نہ کسی چوتھی زبان میں ترجمہ شائع کرنے کے لئے لے لی؟

ہم نے مولوی صاحب کے اشاعت اسلام کے متعلق بلند بانگ دعاوی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے عرض کیا تھا کہ "اگر بار خاطر نہ ہو۔ تو اپنے۔ اور جماعت احمدیہ کے تبلیغی جہاد کے نتائج کا موازنہ کر لیں۔ وہ کہہ بھی چکے ہیں۔ کہ "وہ علم جو حضرت مسیح موعودؑ لائے تھے۔ وہ معمولی نہ تھا۔ وہی اصل چیز ہے۔ جس پر اس سلسلہ کی بنیاد ہے۔ اسی علم کی اشاعت اور اس کے مطابق تبلیغ اسلام ہمارا اصل کام ہے" اس لحاظ سے اگر زیادہ نہیں۔ تو گزشتہ ایک سال کے متعلق ہی بیان فرما دیں۔ کہ ہندوستان اور بیرونی ممالک کے کس قدر افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لایا ہوا علم انہوں نے سکھایا۔ اور اس علم کے مطابق تبلیغ اسلام کر کے کتنے لوگوں کو احمدیت میں داخل کیا۔ اس کے مقابلہ میں ہم بھی اعداد و شمار پیش کر دیں گے۔ اور پھر ہر شخص خود فیصلہ کر سکے گا۔ کہ اشاعت اسلام کے جہاد میں کونسی جماعت زیادہ سرگرمی سے مصروف ہے"

مگر مولوی صاحب اس نہایت صاف اور سیدھی بات کو نظر انداز کر کے پھر یہ لے بیٹھے ہیں۔ کہ انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا۔ اور حضرت نبی کریم کی سیرت لکھی۔ اور پھر اپنی "قوم" کو مخاطب کر کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ کالم ۲)

احرار کی بیت اللہ فروشی اور غدّاری پر مسٹر مظہر علی کی مُہرِ تصدیق!

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں کامریڈ محمد حسین صاحب کا وہ اشتہار درج کیا جاچکا ہے۔ جس میں مسٹر مظہر علی جنرل سکرٹری مجلس احرار کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اس چٹھی کا عکس دیا گیا ہے۔ جو مسجد شہید گنج کے حصول میں روکاٹ ڈالنے کی شرمناک سازش کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ اب ایک دوسرا اشتہار درج کیا جاتا ہے جسمیں اس سازش کا ذکر ہے۔ جو احرار نے بیت اللہ کو نقصان پہونچانے کے لئے محض اس لئے کی۔ کہ ایک تو سلطان ابن سعود سے روپیہ بٹوریں۔ اور دوسرے مسجد شہید گنج کے حاصل کرنے کی تحریک سے مسلمانوں کی توجہ پھیر کر دوسری طرف کر دیں۔ اس کے ثبوت میں بھی مسٹر مظہر علی کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے خط کا عکس پیش کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا اشتہار حسب ذیل ہے:۔

گورداسپور

پہلا صفحہ

۸ ستمبر ۳۵ء

برادر مکرم چودھری صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

میں آپ کے اس خیال سے حرف بحرف متفق ہوں کہ پیر صاحب
کی مخالفت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس وقت قوم ان کے ساتھ ہے
نیز یہ مسلمہ بات ہے کہ وہ سول نافرمانی نہیں کریں گے اس لئے
ان کی حمایت کرنے میں ہی ہماری بہتری ہے
۱۵ ستمبر کو پیر صاحب لاہور آرہے ہیں۔ اپنے ورکرز کو ہدایت
کر دیں کہ یہ جلسہ کامیابی سے ہونے دیں نیز "مجاہد" میں نہایت
تدبر کے ساتھ مخالفت بھی جاری رکھی جائے۔ اور اس جماعت میں
اپنے آدمی بھی شامل کرائے جائیں تاکہ ان کی ہر سرگرمی سے

میں نے دو تین دن ہوئے مولوی منظہر علی صاحب اظہر کے خط کا ایک چربہ شائع کیا تھا۔ اور پبلک کو آگاہ کیا تھا۔ کہ مولوی مظہر علی صاحب اور دوسرے احرار لیڈروں نے مسجد شہید گنج کی مخالفت مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے نہیں۔ بلکہ صرف اس لئے کی تھی۔ کہ مولوی ظفر علی خانصاحب اس کے لیڈر تھے۔ اور اس تحریک کی کامیابی سے مولوی ظفر علی صاحب کی عزت اور مجلس احرار کی ہتک ہوتی تھی۔ میرا خیال تھا کہ اب جبکہ جوش دب چکا ہے۔ شائد اظہر صاحب کے دل میں ندامت پیدا ہوگی۔ اور وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوں گے۔ لیکن میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے پڑھا۔ کہ اظہر صاحب سرے سے اپنے خط کا ہی انکار کرتے ہیں۔ اور مجھے نالش کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ ان حالات میں اپنی بریت۔ اور مسلمانوں کے فائدے کے لئے میں مولوی منظہر علی صاحب اظہر کا ایک اور خط شائع کرتا ہوں اور ان کے دوستوں اور ان کی تسلی کے لئے اس کا بھی چربہ اس اشتہار کے بطن میں شائع کر رہا ہوں۔ تاکہ "جعلی" اور "فرضی" خطوط کا بہانہ باقی نہ رہے۔

اس خیال سے کہ شائد مظہر صاحب کے خط کو بعض لوگ اچھی طرح پڑھ نہ سکیں۔ میں ان کے مضمون کو ذیل میں بھی درج کر دیتا ہوں۔ تا ہر شخص اسے آسانی سے پڑھ سکے۔ مظہر صاحب اپنے دوست چودھری صاحب کو لکھتے ہیں:۔

گورداسپور ۸ ستمبر ۳۵ء

برادر مکرم چودھری صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ میں آپ کے اس خیال سے حرف بحرف متفق ہوں۔ کہ پیر صاحب کی مخالفت نہ کیجائے کیونکہ اس وقت قوم ان کے ساتھ ہے نیز یہ مسلمہ بات ہے کہ وہ سول نافرمانی نہیں کریں گے۔ اس لئے ان کی حمایت کرنے میں ہی ہماری بہتری ہے۔ ۱۵ ستمبر کو پیر صاحب لاہور آرہے ہیں اپنے ورکرز کو ہدایت کردیں کہ یہ جلسہ کامیابی سے ہونے دیں۔ نیز "مجاہد" میں نہایت تدبر کے ساتھ مخالفت بھی جاری رکھی جائے اور اس جماعت میں اپنے آدمی بھی شامل کر دیئے جائیں۔ تاکہ ان کی ہر سرگرمی سے بھی اطلاع ہوتی رہے اور وقت آنے پر یہ عمارت فوراً گرائی جاسکے۔ مگر کوئی کچا آدمی ان کے نزدیک تک بھی نہ جانے دیا جائے۔ شاہ صاحب سے کہہ دیں۔ کہ اپنی توجہات خاکساریت کی طرف زیادہ منعطف کریں۔ اس دشمن کا سدباب نہایت ضروری ہے۔

دوسرا صفحہ

اطلاع بھی ہوتی رہے اور وقت آنے پر یہ عمارت فوراً گرائی جاسکے۔ مگر کوئی کچا آدمی ان کے نزدیک تک بھی نہ جانے دیا جائے۔

شاہ صاحب کہہ دیں کہ اپنی توجہات خالص تبلیغ کی طرف زیادہ منعطف کریں۔ اس دشمنی کا سدباب نہایت ضروری ہے۔

مسئلہ حجاز کے متعلق میرا مشورہ صرف اتنا ہے کہ سلطان کی براہ راست ہرگز مخالفت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح یہ تحریک ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

یہ مانا کہ اس کی "انگیجمنٹ" میں اس کا بھی کوئی خاص فائدہ ہوگا۔ مگر ہمیں اس سے کیا ہمارا مطلب پورا پورا حل ہو جائے گا۔ پبلک کی توجہ شہید گنج ایجی ٹیشن سے ہٹانے کا بہتر اور کوئی حربہ نہیں ہو سکتا۔ نیز اگر سلطان حجاز پر کما حقہ اثر ہو گیا

مسئلہ حجاز کے متعلق میرا مشورہ صرف اتنا ہے۔ کہ سلطان کی براہ راست ہرگز مخالفت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح یہ تحریک ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

یہ مانا۔ کہ" اس کی "انگیجمنٹ میں اس کا بھی کوئی خاص فائدہ ہوگا۔ مگر ہمیں اس سے کیا ہمارا مطلب پورا پورا حسل ہوجائے گا۔ پبلک کی توجہ شہید گنج ایجی ٹیشن سے ہٹانے کا اس سے بہتر اور کوئی حربہ نہیں ہوسکتا۔ نیز اگر سلطان حجاز پر کما حقہٗ اثر ہوگیا۔ تو مالی مشکلات بھی حل ہوجائیں گی اور چندے کی مصیبت سے کچھ عرصہ کے لئے نجات حاصل ہوجائے گی۔

ہاں یاد آیا۔ ۱۶۔ ستمبر کا جلسہ اگر لاہور میں ہوتا۔ تو بہتر تھا اگر لاہور کے حالات موافق نہ ہوں۔ تو اچھرہ میں ہی سہی۔ یہ جلسہ بہت مفید رہے گا۔ کیونکہ تمام نمائندگان کی موجودگی میں ہوگا اور کمزور طبیعتیں بھی مضبوط ہو جائیں گی۔ ۱۶۔ ستمبر کے اجلاس میں شمولیت کی کوشش کروں گا۔

والسلام۔

احقر

مظہر علی اظہر

اس خط کے مضمون سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہیں:۔

۱۔ چوہدری افضل حق نے مظہر صاحب کو لکھا تھا۔ کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب جو اس وقت تحریک شہید گنج کے لیڈر تھے۔ ان کی مخالفت کرنی مناسب نہیں۔ کیونکہ قوم ان کے ساتھ ہے۔ اور مظہر صاحب نے اس کی تصدیق کی۔ گویا پیر صاحب کا مسجد شہید گنج کی خدمت کرنا تو مخالفت کے قابل تھا۔ لیکن چونکہ پبلک ان کے ساتھ تھی۔ اس لئے پبلک کے خوف سے اس مخالفت کو ترک کرنا مناسب سمجھا گیا"۔

۲۔ مظہر صاحب نے اس خط کے جواب میں ایک نرالا نکتہ یہ فرمایا۔ کہ پیر صاحب چونکہ سول نافرمانی نہیں کریں گے۔ اس لئے ان کی حمایت کرنے میں مجلس احرار کی بہتری ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سول نافرمانی کی مخالفت مسلمانوں کے فائدے کے لئے ترک نہیں کی گئی۔ بلکہ "ہمارے" (یعنی مجلس احرار کے) فائدے کے لئے:۔

۳۔ اس میں اقرار کیا گیا ہے۔ کہ مجلس احرار اپنے مخالفوں کے جلسوں کے خراب کرنے کی عادی ہے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ اپنے ورکرز کو ہدایت کردیں۔ کہ پیر صاحب کے جلسہ کو کامیابی سے ہوتے دیں:۔

۴۔ مظہر صاحب اس خط میں چوہدری صاحب کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کی تحریک میں مجلس احرار کے آدمی شامل کردیئے جائیں تاکہ۔

(الف) اس تحریک کے متعلق تمام سرگرمیوں کا علم ہوتا رہے:۔

(ب) جب موقعہ آئے۔ مسجد شہید گنج کی تحریک کو برباد کیا جاسکے:۔

ان کے یہ الفاظ کتنے واضح لیکن کتنے تکلیف دینے والے ہیں۔ کہ" اس جماعت میں اپنے آدمی بھی شامل کردیئے جائیں۔ تاکہ ان ہیں ہر سرگرمی سے اطلاع بھی ہوتی رہے اور وقت آنے پر یہ عمارت فوراً گرائی جاسکے"۔ اس سے بڑھ کر اسلام کے خلاف سازش کی اور کیا مثال ہوگی:۔

۵۔ مسجد شہید گنج کی مخالفت سول نافرمانی کے نقصانات کی وجہ سے نہ تھی۔ کیونکہ مظہر صاحب یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ پیر صاحب سول نافرمانی نہ کریں گے۔ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ان کے ساتھ احرار کے آدمی مخفی طور پر شامل کردیئے جائیں۔ تاکہ وقت پر ان کی تیار کردہ عمارت گرائی جاسکے:۔

۶۔ انہیں شدید فکر تھا۔ کہ کوئی شخص مسجد شہید گنج کی تحریک سے دلچسپی نہ رکھے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ کوئی کچا آدمی ان کے نزدیک تک بھی نہ جانے دیا جائے۔ تاکہ ان لوگوں کی باتوں سے متاثر ہوکر تحریک شہید گنج کا قائل ہی نہ ہوجائے:۔

۷۔ مسئلہ حجاز کے متعلق جو تحریک احرار نے طوفان کی طرح اُٹھائی تھی۔ اور جو جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی۔ اس میں انگریزی حکومت کی طرف روئے سخن صرف اس وجہ سے تھا۔ کہ کہیں مسلمان

نہ بھانپ جائیں کہ سلطان کی مخالفت کر کے حجاز کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ورنہ اصل مقصد سلطان کی مخالفت تھا۔

(۸) حجاز کی مخالفت کی تحریک کسی تیسرے شخص نے کی تھی۔ جسے "اس" کے اشارہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس شخص کی نسبت مجلس احرار کو شک تھا۔ کہ وہ اپنے ذاتی فائدے کے لئے اور خود غرضی کے ساتھ حجاز کی مخالفت کا مشورہ دیتا تھا۔ لیکن اس کو مانتے ہوئے مظہر علی صاحب مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سے کیا۔ کہ کوئی شخص خود غرضی سے حجاز کی مخالفت کرانا چاہتا ہے۔ ہمیں تو اس سے غرض ہے۔ کہ ہمارا مطلب حل ہو جائے۔ اور وہ اس سے پوری طرح حل ہو جاتا ہے۔

(۹) وہ مطلب جس کے حل کرنے کے لئے حجاز کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کرنے کا مظہر علی مشورہ دیتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

(الف) "پبلک کی توجہ شہید گنج ایجی ٹیشن سے ہٹانے کا بہتر اور کوئی حربہ نہیں"۔

(ب) نیز اگر سلطان حجاز پر کچھ اثر ہو گیا تو مالی مشکلات بھی حل ہو جائیں گی اور چندے کی مصیبت سے کچھ عرصہ کے لئے نجات حاصل ہو جائے گی۔

گویا حجاز کا سوال یہ جانتے ہوئے کہ اس سوال کے اٹھانے کا مشورہ دینے والے کی نیت اچھی نہیں۔ احرار کے لیڈروں نے اس لئے اٹھایا۔ کہ لوگوں کی توجہ شہید گنج کی طرف سے ہٹ جائے۔ اور نیز اگر سلطان حجاز احراری پروپیگنڈا سے ڈر جائیں۔ تو ان سے روپیہ بھی وصول کیا جائے۔ اور چندے کی مصیبت سے کچھ عرصہ کے لئے احرار کو نجات مل جائے۔

اس خط کا مضمون ایسا روح فرسا اور دل کو ہلا دینے والا ہے۔ کہ اس کے نتائج کا خیال کر کے بھی ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ذرا خیال تو کرو۔ ایک شخص بدنیتی سے اپنے اغراض اور ذاتی منافع کی خاطر سلطان ابن سعود کے خلاف ایجی ٹیشن کی تحریک احرار سے کرتا ہے۔ احرار اس کی نیت کو سمجھتے ہیں۔ اور چودھری افضل حق صاحب مولوی مظہر علی کو لکھتے ہیں۔ کہ یہ مشورہ دینے والا نیک نیت نہیں معلوم ہوتا اس کی اپنی اغراض اس تحریک سے وابستہ ہیں۔ لیکن مولوی مظہر علی جواب دیتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سے کیا۔ اگر اس مشورہ کا پیش کرنے والا حجاز ایجی ٹیشن سے کوئی ذاتی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے۔ اگر یہ ایجی ٹیشن ہم جاری کر دیں تو لوگوں کی توجہ مسجد شہید گنج کی طرف سے ہٹ جائے گی۔ اور دوسرے یہ کہ سلطان ابن سعود اگر احرار کے پروپیگنڈے سے ڈر گئے۔ تو وہ ان کو خاموش کرانے کے لئے روپیہ دینگے اور احرار چندہ کی مصیبت سے آزاد ہو کر کچھ دن بغیر چندہ مانگنے کے آرام سے زندگی بسر کریں گے۔

الٰہی یہ کیسی خطرناک سازش تھی۔ صرف اس لئے کہ شہید گنج کا ایجی ٹیشن بند ہو جائے۔ تاکہ مولوی ظفر علی کو عزت حاصل نہ ہو۔ اور صرف اس لئے کہ احرار کے لیڈروں کو کچھ رقوم وصول ہو جائیں عرب کا امن اس مقدس مقام کا امن جس سے اسلام کی امیدیں وابستہ ہیں۔ جس میں ہمارے آقا اور سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم اقدس مدفون ہے جس میں وہ کعبہ ہے جو خدا کا گھر کہلاتا۔ اور تمام مسلمانوں کا قبلہ توجہ ہے وہ گھر جسے خداتعالےٰ نے امن کی جگہ فرمایا ہے۔ ہاں اسے صرف اس لئے جنگ کا میدان بنانے کی تجویز کی۔ اور اس کی حکومت کو خطرہ میں ڈالنے کی تدبیر کی۔ کہ احرار کو کچھ روپیہ مل جائے۔

ہر ایک یہ جانتا ہے۔ کہ جس وقت یہ شور و شر شروع ہوا ہے۔ حجاز کا معاہدہ برطانوی اور دوسری کمپنیوں سے ہو چکا تھا۔ احراری شورش کا نتیجہ یہی نکل سکتا تھا۔ کہ یا تو سلطان ان سے ڈر کر اس معاہدہ کو منسوخ کر دیتے۔ اور عرب کے تعلقات دوسری حکومتوں سے بگڑ جاتے۔ اور ممکن تھا۔ کہ جنگ تک نوبت آتی۔ یا پھر وہ اس معاہدہ پر مصر رہتے۔ اور عربوں میں ان کے خلاف بدظنی پیدا ہو کر ملک میں بغاوت اور خانہ جنگی شروع ہو جاتی۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی صورت پیدا ہوتی۔ اس کے

تیسرا صفحہ

تو مالی مشکلات بھی حل ہو جائیں گی اور چندے کی مصیبت سے کچھ عرصہ کے لئے نجات حاصل ہو جائے گی۔

میں یاد دلاتا ہوں ۱۶ ستمبر کا جلسہ اگر لاہور میں ہوتا تو بہتر تھا

اگر لاہور کے حالات موافق نہ ہوں تو آگرہ میں ہی سہی۔

یہ جلسہ بہت مفید رہے گا کیونکہ تمام نمائندگان کی موجودگی میں ہو گا

اور کمزور طبیعتیں بھی مضبوط ہو سکیں گی

۱۶ ستمبر کے اجلاس میں شمولیت کی کوشش کروں گا۔

والسلام

الفقیر۔ مظہر علی اظہر

انجام کو ذہن میں لا کر بھی ایک مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے۔ لیکن اس جرم عظیم کا مشورہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے اس لئے دیا۔ اور چودھری افضل حق صاحب اور مجلس احرار نے اس لئے قبول کیا۔ کہ اس سے مسجد شہید گنج کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ جائے گی۔ اور احرار کو روپیہ وصول ہو جائے گا۔ گویا مکہ معظمہ کا امن برباد ہو جائے۔ تو ہو جائے مدینہ منورہ خطرہ میں پڑ جائے تو پڑ جائے۔ لیکن شہید گنج ایجی ٹیشن کسی طرح ختم ہو جائے۔ اور احرار کو چند دن روٹی میسر آ جائے۔

خدایا کیا ایک مسلم کہلانے والے کا دل اب سخت بھی ہو سکتا ہے۔ کیا وہ یہاں تک گر سکتا ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ تیری مسجدوں کو گرانے میں مدد دے۔ اور دوسری طرف تیرے بیت عتیق اور تیرے بلد امن کو خطرہ میں ڈالدے۔ اور اس کے امن کو فساد سے اور صلح کو جنگ سے بدلنے کی کوشش کرے۔ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اپنے روضہ مبارک میں ان لوگوں کے بارہ میں کیا کہتی ہوگی۔ اور ان کے رب کا غضب ان احرار کے لئے کس طرح بھڑک رہا ہوگا۔ رب العزت کیا کہتا ہوگا۔ کہ جس گھر کے امن کا میں نے تا ابد وعدہ کیا ہے اسی کے امن کو برباد کرنے کے لئے ایک مسلمان کہلانے والی جماعت آمادہ ہو رہی ہے۔ اور وہ بھی صرف چند درہم کے لئے۔

حضرت یوسف ؑ کے بھائیوں پر لوگ تعجب کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے بھائی کو چند درہموں کے لئے فروخت کر دیا۔ لیکن کیا یہ اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ احرار کے بعض لیڈر خدا کے گھر کو فروخت کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اس قیمت کے بدلہ میں جس کا ملنا بھی یقینی نہیں تھا۔ محض خدا کا فضل تھا۔ کہ اس نے احرار کی اس تجویز کو ناکام کر دیا۔ اور لوگوں کی توجہ مسجد شہید گنج کی طرف سے نہ ہٹی اگر اس طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ جاتی۔ اور لوگ احرار کے کہنے سے اس ایجی ٹیشن میں شامل ہو جاتے تو یقیناً عرب میں سلطان کے خلاف بغاوت ہو کر مکہ اور مدینہ کا امن برباد ہو جاتا یا سلطان کے تعلقات انگریزوں اور دوسری حکومتوں سے بگڑ کر جنگ شروع ہو جاتی اور لاکھوں مسلمان خدا کے گھر اور اس کے روضہ کی عزت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے پر مجبور ہو جاتے۔

اے بھائیو ذرا غور تو کرو کہ وہ لوگ جو شہید گنج ایجی ٹیشن کے خلاف یہ دلیل دیتے تھے۔ کہ اس سے ہزاروں مسلمانوں کی جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ وہ مسجد کی خاطر جانیں دینے پر اعتراض کرنے والے چند روپوں کی خاطر اپنے آقا کی قوم اور بیت اللہ کے ہمسایوں کی لاکھوں جانوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ العیاذ باللہ

اے سیالکوٹ کے نوجوانو! سب شہروں سے زیادہ تم پر ایک ذمہ داری ہے۔ تمہارے ہی شہر کو مولوی مظہر علی اور ان کے ساتھیوں نے اس اعلان کے لئے چنا تھا۔ جس میں حرمین کے امن کو برباد کرنے کی تجویز کی تھی۔ تم نے ان کے خط کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس اعلان کی نیت تم پر کھل گئی ہے۔ اس اعلان کے وقت تم کو ان کی نیت کا علم نہ تھا۔ اور تم ان کے اعلان کو جہاد للدین کا اعلان سمجھتے ہوئے اور حسن ظنی سے کام لیتے ہوئے فلک بوس تکبیروں کے نعروں سے قبول کر چکے ہو۔ اے سیالکوٹ تیری غیرت اسلامی کا ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ تیرے ہی ہاتھوں تیرے محبوب کعبہ پر تیر چلوایا گیا۔ اٹھ اٹھ کہ ابھی کفارہ کا وقت ہے جاگ جاگ کہ تیرے ایمان کا دشمن تیری پگڑی اٹھائے لئے جا رہا ہے۔ اب جب کہ تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ احرار تیرے دوست نہیں۔ بلکہ تیرے ایمان کے دشمن ہیں۔ ایک آواز کے ساتھ اٹھ اور ان سے اپنی بیزاری کا اظہار کر کے ثابت کر دے کہ اس اعلان کی تصدیق تو نے مکہ کی محبت کی کمی دبے نہ کی تھی۔ بلکہ دوست نما دشمن پر حسن ظنی کرتے ہوئے اسلام کی خدمت سمجھتے ہوئے تو نے ایسا کیا تھا۔

اے پنجاب تو بھی اس ذمہ داری سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ احرار نے تیرے ہی گہوارے میں پرورش پائی ہے۔ اور تیری چھاتیوں کا دودھ پیا ہے۔ اور ہمیشہ وہ تیری عقل سے کھیلتے رہے ہیں۔ کیا اب تیرے لئے وقت نہیں آیا کہ تو بیدار ہو اور ہوشیار ہو اور اپنے عمل سے ان لوگوں کو جو تمہیں دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ بتا دے کہ میں سادہ لوح مسلم ضرور ہوں مگر بے وقوف قوم فروش نہیں ہوں میری حسن ظنی کی بھی حد ہے۔ اور میری غیرت کا بھی ایک وقت ہے میں انہیں قرآن پاک کے الفاظ ہی میں کہتا ہوں الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ (الحدید رکوع ۲) اور یہ کہ لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (ہود رکوع ۱۰) یعنی کیا ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ ان کے دل خدا تعالیٰ کے ذکر سے کانپ جائیں۔ اور یہ کہ اے لوگو ظالموں سے تعلق مت پیدا کرو۔ کیونکہ اس صورت میں خدا کا عذاب تم پر بھی نازل ہو جائے گا۔

مگر میں جانتا ہوں کہ مسلمانوں کی اکثریت کو دھوکا تو دیا جا سکتا ہے لیکن دین سے بے غیرت نہیں بنایا جا سکتا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ جب مسلمانوں پر احرار کی حقیقت کھل گئی تو وہ انہیں بتا دیں گے۔ کہ ان کا راستہ اور ہے اور احرار کا راستہ اور

نوٹ

ہم آئندہ صدر احرار کے ایسے خطوط شائع کریں گے۔ جو مجلس احرار کے روپیہ کی تقسیم پر حیران کن روشنی ڈالنے والے ہیں۔

المشتہر
کامریڈ محمد حسین از امرتسر

نظارت بیت المال کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں چند سوالات

کیا آپ نے الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں شائع شدہ تحریک بعنوان "مالی مشکلات کے حل کے لئے نئی تجاویز" کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس کی تکمیل میں

(ا)۔ تحریک قرضہ ایک لاکھ میں حصہ لیا ہے؟ (اس میں ایک سو اور اس سے اوپر سینکڑوں میں رقمیں قبول کی جاتی ہیں)

(ب) اپنا کوئی روپیہ جو خاص اغراض مثلاً تعمیر مکان یا بیاہ شادی یا تعلیم بچگان کیلئے جمع ہو بطور امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن میں داخل کیا ہے؟

ج۔ اپنے چندہ عام میں اضافہ کیا ہے؟ اور یہ اضافہ کس تاریخ سے ہے اور اس کی وجہ سے کس قدر اضافہ آپ کے چندہ میں ہوا ہے؟

د۔ (موصیوں کے لئے) اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کی ہے؟

ر۔ کیا ریزرو فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کا عزم کر کے جو رقم وصول کرنے کی آپ امید رکھتے ہیں۔ اس سے نظارت بیت المال کو مطلع کیا ہے؟

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

احمدیہ مشن بوڈاپسٹ (ہنگری) کی مختصر ماہوار رپورٹ بابت دسمبر ۱۹۳۶ء

ایک درجن معززین احمدیت میں داخل ہوئے

(از چوہدری حاجی احمد خاں صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی۔ مبلغ اسلام۔ بوڈاپسٹ)

ماہِ دسمبر میں پانچ تاریخ سے لیکر ۱۶ تک تو مجھے بخار کیوجہ سے بستر پر رہنا پڑا۔ مگر ملاقاتیوں کو تبلیغ کرنے اور جماعت کو اپنا کام جاری رکھنے کیلئے ہدایات دینے کا کام خوب کرتا رہا۔ عید کے دن میں نے بخار پر فتح پائی۔ اور اکثر مسلمان معززین نے احمدیت قبول کر کے مجھے سال نو میں مزید کام کرنے کے لئے تازہ دم کر دیا۔ بعد میں جو تھوڑی بہت بیماری رہ گئی تھی۔ وہ چند غیر مسلم معززین نے اسلام میں داخل ہو کر دور کر دی۔ اور بیماری کیوجہ سے تبلیغ عام میں جو رخنہ پڑا تھا۔ وہ ڈاکٹر بکتائی اروِن نے اسلام اور احمدیت پر یونیورسٹی ہال میں لیکچر دے کر پورا کر دیا۔

سوسائیٹیوں میں لیکچرز

اس ماہ میں انگلش سرکل میں ۳ اور ۲۳ ردسمبر کو خاکسار کے دو لیکچر مقرر تھے۔ آخر الذکر لیکچر کے دن بخار کی وجہ سے نہ جا سکا۔ البتہ ۳ ردسمبر ۱۹۳۶ء کو "Indian Women" یعنی "ہندوستان کی عورتیں" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس میں بتایا کہ ہندو عورتوں کی تحریک آزادی دراصل ہندو مذہب میں تبدیلیاں کرانے کے لئے ہے۔ ورنہ جو جو مطالبات آل انڈیا وومن کانفرنس ۱۹۳۶ء میں پیش ہوئے۔ اور عورتوں کی تعلیم و آزادی کی سکیمیں بنائی گئیں۔ وہ سب حقوق اور آزادیاں اسلام نے پہلے ہی دے رکھی ہیں۔ اب جبکہ ہندو عورتیں ہندوستان میں اسلامی قوانین کے اجرا کی خواہش رکھتی ہیں۔ مسلمان عورتیں ان کی امداد کر کے قرآن کریم کے صحیح احکام پر مسلمانوں کو پابند کرنے میں بھی کوشاں ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں۔ جبکہ ہندو عورتیں معلوم کر لیں گی کہ ان کا نصب العین اسلام ہی ہے۔ ایک عورت کے سوال پر میں نے Hindu Law یا برٹش انڈیا کے قانونِ ہنود پر تنقید کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ مذہب ہندو عورت کو اتنے حقوق بھی نہیں دیتا۔ جتنے کہ اسلام نے قیدیوں اور غلاموں کو دے رکھے ہیں۔

ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ عیسائیت میں عورت کی حیثیت ہندو مذہب سے بھی بدتر ہے۔ اور باوجود صدیوں کی کوشش کے عیسائی عورتوں کو چرچ کے قوانین میں تبدیلی کرانے میں ناکامی ہوئی ہے۔ اور پولیٹیکل قوانین میں جو رعایات انہوں نے حاصل کی ہیں وہ بیکاری اور بداخلاقی پر منتج ہوئی ہیں۔ ہر شریف عورت کے لئے اب سوائے مذہب اسلام کے اور کوئی ذریعہ نجات نہیں۔

ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ پردہ دار عورت میں کشش و حسن اور اخلاق کا حصہ دوسری عورتوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ بے پردہ عورت ہر روز مردوں میں خلط ملط ہونے کیوجہ سے آہستہ آہستہ اپنی کشش سے محروم ہو جاتی ہے اور Mussolini کے قول کے مطابق عورت کا بے کشش ہونا اُس کی خودکشی کے مترادف ہے ایک انگریز عورت جو اس رات سرکل میں موجود تھی۔ اور جس کا نام Mrs. Holman ہے اس کے سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ گھریلو زندگی ہندوستانی عورتوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ شائد آپ جیسی انگریز عورتوں کو یورپ میں گھریلو زندگی پسند نہ آتی ہو گی۔ لیکن ہندوستان میں جا کر آپ بھی لیڈی لنلتھگو کی طرح لڑکیوں کو یہی نصیحت کریں۔ کہ:۔

"یہ مت خیال کرو۔ کہ گھروں میں کام کرنا تمہارے شایانِ شان نہیں۔ ایسا خیال سخت افسوسناک ہے۔ بھلا اس سے بڑھکر اور کیا تسلی بخش چیز ہو سکتی ہے۔ کہ تم اُن گھروں میں رہو جن کو تم نے اپنے ہاتھوں سے سجایا ہو۔ اور سب سے بڑی قابل فخر بات تمہارے لئے یہی ہو سکتی ہے کہ تم لذیذ اور عمدہ کھانا پکانے کی قابلیت اپنے اندر رکھو"۔

ڈاکٹر بکتائی کے احمدیت پر لیکچر

ہندوستان کے مشہور سیّاح اور East and West کے رسالہ Dr. Baktay Ervin ایڈیٹر نے اس سال یونیورسٹی ہال میں Religions of India کے موضوع پر یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام دس لیکچر دے۔ یونیورسٹی ہال میں داخلہ کے ٹکٹ کی قیمت دس آنے کے قریب تھی۔ پھر بھی حاضرین کی تعداد ہمیشہ سات آٹھ سو کے قریب رہی۔ اور جگہ کی گنجائش نہ ہونے کے سبب ٹکٹ بند کرنے پڑتے تھے۔

ڈاکٹر بکتائی نے ۷ ردسمبر کو "اسلام و دیگر مذاہب" کا موازنہ کرتے ہوئے بتایا کہ تمام دنیا کے مذاہب نشانات سے اس وقت محروم ہیں۔ لیکن اسلام کو جو احمدیت کے پھل لگے ہیں۔ وہ ہر چکھنے والے کیلئے نشان ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور احمدیہ فلاسفی کی تشریح کرنے کے بعد ۱۲ ردسمبر کو لیکچرار موصوف نے بتایا۔ کہ مشرق میں جب عیسائیت کی تبلیغ کی گئی۔ تو اس میں تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نے مغرب میں تبلیغ اسلام کرنے وقت سب سے پہلے اُن مسائل کو عقلی و عملی دلائل سے برتر ثابت کیا ہے جن پر کہ مغرب کے لوگ اعتراض کر کے یورپ کو اسلام سے متنفر کرتے تھے۔ اس وقت ہر مذہب تبدیلی کا محتاج ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ احمدیت کے ذریعہ ان تمام مذاہب کو یکجا جمع کر کے دلائل و براہین سے اسلام کا غلبہ قائم کرنا مقدر ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے ایک فقرہ نے تو حاضرین پر اس قدر اثر کیا۔ کہ کئی نوجوان مجھ سے احمدیت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے آئے اور بعض معززین نے بذریعہ خطوط مجھ سے لٹریچر طلب کیا۔ وہ فقرہ یہ تھا:۔

"اگرچہ ہر شخص کا مذہب الگ ہی مگر ایمان ہر ایک دانا انسان کا صرف ایک ہی ہے۔ جو احمدیہ فلاسفی کی بہت بڑی صداقت ہے"۔

اس فقرہ کی تشریح میں آپ نے بتایا کہ ایک خدا پر ایمان لانا اور اس کے تمام انبیاء پر یعنی موسیٰ ؑ۔ عیسیٰ ؑ کرشن ؑ۔ بدھ ؑ احمد ؑ اور محمدؐ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی صداقت کو قبول کرنا اور ان سب کو ایک ہی ذات کا مظہر سمجھنا بالکل فطری اور قابلِ فہم بات ہے یہی وجہ ہے کہ احمد نبی تمام قوموں کا موعود اور سب بھیڑوں کو جمع کرنے والا مسیح ہونے میں کامیاب ہو رہا ہے۔

قبول احمدیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ:۔

"چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند"

ہنگری میں پورا ہو رہا ہے۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نائب مفتی ہنگری نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کرتے وقت خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ "آج میں نئے سرے سے مسلمان ہوا ہوں"۔ اور عید کے دن سب مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ کہ ایاز خان اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی کے لئے ہمہ تن مصروف ہے

اور وہ نومسلموں کی روحانیت اور جوش تبلیغ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ بوڈاپسٹ کے کئی سرکردہ مسلمان اس وقت حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں۔ اور کئی ترک اور بوسینیا کے مسلمان جو مدتوں سے یہاں آباد ہیں۔ وہ بھی جلد بیعت کرنے والے ہیں۔ ان میں رفعت حسن نصرت بے۔ بہادر حسن۔ شفقت بہرام سلیم مصطفےٰ۔ علی مصطفےٰ۔ داؤد۔ علی جاوید فرج اللہ فرتاش۔ نوح عثمان رضوان۔ جاکوچ حسن اور ترزلک محمد تک پیغام احمدیت پہنچ چکا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ کسی تقریب پر بیعت کر لیں گے۔

مسٹر عبداللہ آڈرنخ کی اہلیہ صاحبہ پہلے عیسائی تھیں۔ وہ بھی اسلام میں داخل ہو گئی ہیں۔ بعض مسلمانوں نے یہاں بچوں کی اسلامی تعلیم کے انتظام کے لئے مجھے کہا ہے۔ انشاء اللہ گرمیوں میں کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔ مسلمان عورتوں اور نومسلم خواتین کی دینی تعلیم کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ محترمہ لیڈی Hamba Kulenovic جو سابق گورنر بوسینیا کی صاحبزادی ہیں۔ اور احمدیت قبول کر چکی ہیں۔ وہ انشاء اللہ یہاں لجنہ اماء اللہ قائم کر کے اس کام کو سنبھال لیں گی۔

لشکر توحید کے نئے سپاہی

اس ماہ میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے صاحب نے اپنا اسلامی نام میرزا رکھایا۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے اسم مبارک کے پہلے "مرزا" کا لفظ دیکھ کر فوٹو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا خلیفۂ وقت کے اسم مبارک کا پہلا لفظ میرا اسلامی نام ہونا چاہیئے۔ یہ صاحب Mechanic ہیں اور ان کا نام Konya Kalman Mirza ہے۔ پہلے یہ رومن کیتھولک عیسائی تھے ہمارے نومسلم بھائی Szallagy Omar نے انہیں تبلیغ کی۔

مسٹر Engle Otto جو دو ماہ سے میرے زیر تبلیغ تھے انہوں نے اسلام قبول کیا ان کا اسلامی نام Akhtar رکھا گیا۔ یہ صاحب ایک کمپنی کے دفتر میں کلرک ہیں۔ ایک اور سول انجنیئر مسٹر Joseph Kotter نے اسلام قبول کیا انکو ہمارے نومسلم بھائی Nagy Hasan نے تبلیغ کی تھی انکا اسلامی نام یوسف رکھا گیا۔ انکی اہلیہ نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے۔ ایک اور معزز دوست مسٹر Nagy Bela کو مسٹر Mustafa امام الصلوٰۃ نے تبلیغ کی تھی۔ یہ صاحب میونسپل کمیٹی کے دفتر کی ایک برانچ میں ہیڈ کلرک ہیں۔ انکے اہل و عیال بھی ہیں۔ ان کا اسلامی نام انور رکھا گیا ہے۔ اس ماہ میں بچوں کے علاوہ مسلمان اور نومسلمین جو حقیقی اسلام یا احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان کی تعداد ایک درجن ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت اور روحانیت عطا فرمائے۔

تقسیم لٹریچر

بوڈاپسٹ کے ایک سو آٹھ امراء اور وزراء کو بڑے دنوں اور سال نو پر مبارکباد کے خطوط لکھے اور بعض کو ٹریکٹ بھی بھیجے۔ ماہ دسمبر میں ۲۲۷ خطوط و اخبارات کے پرچے بھیجے گئے۔ کئی ایک لوگوں نے جوابات بھیجے ہیں۔ اور اسلام سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

شاہ ایڈورڈ ہشتم کو تحفہ

سابق تاجدار برطانیہ بحیثیت ڈیوک آف ونڈسر آج کل آسٹریا میں تشریف فرما ہیں۔ پہلے تو اُن کی بوڈاپسٹ میں آمد کا امکان تھا۔ اور مجھے بھی ملاقات اور تبلیغ کی خواہش تھی۔ لیکن آخر دسمبر میں معلوم ہوا۔ کہ بوڈاپسٹ تشریف نہیں لائیں گے۔ لہٰذا بذریعہ ڈاک Reichenfels کے پتہ پر تبلیغی لٹریچر بھیجا۔

کئی مہینوں سے میں دیگر ممالک کے حالات اور انگریزی دان طبقہ کے پتے حاصل کرنے کی کوشش میں تھا۔ الحمدللہ۔ کہ ایک حد تک کامیابی ہو گئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کا ایک نیا قانون

مجھے اخبار "الفضل" میں یہ پڑھکر خوشی ہوئی۔ کہ پنجاب یونیورسٹی نے ایک ایسا قانون پاس کیا ہے۔ جس میں ایسے آدمیوں کو یونیورسٹی کے امتحانوں میں بیٹھنے سے روکدیا گیا ہے۔ جو دراصل سکول کے استاد نہیں ہوتے۔ مگر کسی سکول میں مفت کام کرنے کے بعد ہیڈ ماسٹر سے سرٹیفکیٹ حاصل کر کے یونیورسٹی کے امتحان میں بغیر کالج میں داخل ہوئے شامل ہو سکتے تھے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ پنجاب یونیورسٹی نے نہایت دور اندیشی سے کام لیا۔ اور اس اقدام سے اس نے بہت سے بچوں کے مستقبل کو بہت حد تک خطرہ سے محفوظ کر لیا ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ قومی سکولوں کے لئے دقت ہو گی۔ مگر میرے نزدیک یہ دقت برداشت کر لینی چاہیئے۔ بہ نسبت اس کے کہ بچوں کی زندگیاں ایسے ماسٹروں کے ہاتھوں برباد کرائی جائیں۔

اس کے مدنظر صرف یہ بات ہوتی ہے۔ کہ ہیڈ ماسٹر کی طرف سے ایسا سرٹیفکیٹ مل جائے جو امتحان یونیورسٹی میں شامل ہونے کے لئے بطور ٹکٹ کے کام دے۔ اس لئے اس سے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ کہ لڑکوں کی تعلیم میں وہ پوری دلچسپی لے گا۔

تنخواہ دار استاد کو فکر ہوتی ہے۔ کہ کام میں خرابی نہ ہو جائے۔ وہ سکول میں جانے سے قبل خود سٹڈی کرے گا۔ چنانچہ اچھے استاد باوجود سالہا سال ایک ہی کورس پڑھانے کے پھر بھی باقاعدہ سٹڈی کر کے پڑھانے کیلئے جاتے ہیں۔ مگر امتحان یونیورسٹی میں شامل ہونے کے لئے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والا استاد سکول کے وقت کو اصل تضیع اوقات یا ایک چٹی سمجھتا ہے۔ اور گھر میں جا کر اپنا تمام وقت یونیورسٹی کے امتحان کی تیاری میں صرف کر دیتا ہے۔

الغرض ایسا شخص جسکو کام کے حسن انجام سے غرض نہیں۔ بلکہ خود غرضی سے وہ چاہتا ہے۔ کہ کسی طرح عرصہ اس حد تک پہنچ جائے۔ کہ ہیڈ ماسٹر سرٹیفکیٹ لکھ دے کسی صورت میں بھی استاد بنائے جانے کے قابل نہیں۔

پھر ہر شخص استاد بننے کا ملکہ نہیں رکھتا۔ یہ عام طور پر خداداد یا پھر لمبے تجربہ کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ایسے عارضی استاد کے لئے کوئی قید نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر رنگ کے آدمی کے لئے میدان کھلا ہے۔

ایسے عارضی استادوں میں سے ۹۵ فیصدی ایسے ہوتے ہیں۔ جو پڑھانے کا طریقہ ہی نہیں جانتے۔ چونکہ بچوں پر بچپن کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے استادوں کی وجہ سے جو لڑکے کمزور رہ جاتے ہیں۔ وہ ایک بڑے بوجھ کے نیچے دبے رہتے ہیں۔ اور لائق نہیں بن سکتے۔ پس ایسے عارضی استادوں کا تختۂ مشق بننے سے بچوں کو بچانا ضروری ہے۔ اور اگر پنجاب یونیورسٹی نے اس طرف قدم اٹھایا ہے تو بہت اچھا کیا ہے ۔ خاکسار ملک سعید احمد بی اے سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل تحریک جدید قادیان

ہندوستان میں دربار تاجپوشی کے متعلق حکومت نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا

نئی دہلی۔ ۲ر فروری یجسلیٹو اسمبلی میں ذیل کے اہم سوال و جواب ہوئے۔ مسٹر سکاٹ کیا حکومت براہ مہربانی یہ بتائے گی۔ کہ دہلی میں دربار تاجپوشی کے انعقاد کے متعلق کونسی تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے۔ سر ہنری کریک ابھی تک اس بارہ میں تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ مسٹر سکاٹ ہندوستان میں دربار تاجپوشی کے موقعہ پر سرکاری مہمانوں کی رہائش کا کیا انتظام کیا جائے گا۔ سر ہنری کریک چونکہ ابھی ہندوستان میں دربار تاجپوشی کے انعقاد کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے دربار کے دوران میں سرکاری مہمانوں کی رہائش کے سوال پر غور و خوض نہیں کیا گیا۔

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۳۶ء پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست

حق و صداقت کے قبول کرنے پر چونکہ کئی قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں کئی رنگ میں جانی اور مالی نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اور کئی قسم کے ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس لئے بعض ایسے لوگ جو ایمانی حلاوت سے ابھی آشنا نہیں ہوتے۔ ان کا قدم ڈگمگا جاتا ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں جن لوگوں نے راہ ارتداد اختیار کیا۔ جب ان کی وجہ سے آپ کی صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی۔ تو جماعت احمدیہ میں سے اگر کوئی شخص اپنی بدقسمتی کی وجہ سے ڈگمگاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تو اس کا ارتداد جماعت احمدیہ کی حقانیت پر پردہ نہیں ڈال سکتا۔ لیکن باوجود اس کے ہمارے مخالفین اس قسم کے بالکل جھوٹے اور فرضی اعلانات کر کے پھولے نہیں سماتے۔ جن میں کسی کے ارتداد کا ذکر ہوتا ہے۔ حالانکہ اول تو ایسا اعلان کرنے کا بھی انہیں شاذ و نادر ہی موقع ملتا ہے۔ پھر ان میں سے بھی زیادہ تر محض جھوٹے ہوتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے صداقت کے دلدادہ اور حق پسند احباب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اعتراف کر کے جس طرح فوج در فوج جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس فہرست سے لگایا جاتا ہے۔ جو اسی صفحہ پر درج ہے۔ اور جس سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور مخالفین ہر روز گھٹ رہے ہیں۔

نمبر	نام	ضلع
۳۶۱	حاکم بی بی صاحبہ	ضلع ملتان
۳۶۲	امۃ الحفیظ صاحبہ	〃 شاہ پور
۳۶۳	خدیجہ بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۳۶۴	امۃ الحمید صاحبہ	〃 شاہ پور
۳۶۵	محمد بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۳۶۶	لکھاں صاحبہ	〃 جھنگ
۳۶۷	رابعہ بی بی صاحبہ	〃 سرگودہا
۳۶۸	حاکم بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۳۶۹	حاکم بی بی صاحبہ	〃 شاہ پور
۳۷۰	عظمت بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۳۷۱	فاطمہ صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۳۷۲	فضل بیگم صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۳۷۳	برکت بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۷۴	حسین بی بی صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۳۷۵	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۷۶	رامی صاحبہ	〃 〃
۳۷۷	رحمت بی بی صاحبہ	〃 لدھیانہ
۳۷۸	خورشید اختر صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۳۷۹	قمر اختر صاحبہ	〃 〃
۳۸۰	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۳۸۱	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۳۸۲	اللہ رکھی صاحبہ	〃 〃
۳۸۳	جنت بی بی صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۳۸۴	نذیر بیگم صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۳۸۵	رابعہ صاحبہ	〃 〃
۳۸۶	بھولاں صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۳۸۷	سردار بی بی صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۳۸۸	فیروزہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۳۸۹	نواب بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۳۹۰	شریفہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۳۹۱	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۹۲	رسول بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۹۳	برکت بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۹۴	صفیہ بیگم صاحبہ	〃 لائل پور
۳۹۵	زینت خاتون صاحبہ	〃 〃
۳۹۶	رحمت بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۹۷	رمضان بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۹۸	زینب صاحبہ	〃 〃
۳۹۹	نوراں بی بی صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۰۰	رسولاں صاحبہ	〃 〃
۴۰۱	صاحب خاتون صاحبہ	〃 〃
۴۰۲	سکینہ بیگم صاحبہ	〃 ہوشیارپور
۴۰۳	ستارہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۰۴	صدیقہ بیگم صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۴۰۵	ہنسو آئی صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۰۶	گامہر صاحبہ	〃 شاہ پور
۴۰۷	مہراں بی بی صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۰۸	علی بیگم صاحبہ	〃 گجرات
۴۰۹	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 جھنگ
۴۱۰	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۱۱	راجاں بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۴۱۲	حسین بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۱۳	کلثوم صاحبہ	〃 〃
۴۱۴	سردار بیگم صاحبہ	ضلع گجرات
۴۱۵	بختاور صاحبہ	〃 ڈیرہ غازیخان
۴۱۶	ظہور بیگم صاحبہ	〃 ہوشیارپور
۴۱۷	فاطمہ صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۱۸	مغلانی صاحبہ	〃 〃
۴۱۹	خاتون صاحبہ	〃 شاہ پور
۴۲۰	بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۴۲۱	فاطمہ صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۲۲	نور بھری صاحبہ	〃 〃
۴۲۳	زینب صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۴۲۴	امۃ الرحیم صاحبہ	〃 لائل پور
۴۲۵	رابعہ صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۴۲۶	مختار بیگم صاحبہ	〃 لائل پور
۴۲۷	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 جھنگ
۴۲۸	بختاور صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۲۹	غلام فاطمہ صاحبہ	〃 〃
۴۳۰	زکیہ بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۴۳۱	نصیرہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۳۲	شریفہ بیگم صاحبہ	〃 لاہور
۴۳۳	رشیدہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۳۴	طالعہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۳۵	امۃ الغفور بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۳۶	بھری بی بی صاحبہ	ضلع سرگودہا
۴۳۷	سردار صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۳۸	جنت بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۳۹	برکت بی بی صاحبہ	ضلع لاہور
۴۴۰	نذیر بیگم صاحبہ	〃 لائل پور
۴۴۱	برکت النساء صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۴۲	جیونی صاحبہ	〃 لائل پور
۴۴۳	مہر بی بی صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۴۴	رحمت بی بی صاحبہ	〃 لائل پور
۴۴۵	غلام فاطمہ صاحبہ	〃 ڈیرہ غازیخان
۴۴۶	بھاگاں صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۴۴۷	حیات خاتون صاحبہ	〃 ڈیرہ غازیخان
۴۴۸	صالح بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۴۹	امانت بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۵۰	بشیرہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۵۱	دولت بی بی صاحبہ	مکیریاں
۴۵۲	اقبال بیگم صاحبہ	ضلع سرگودہا
۴۵۳	غلام فاطمہ صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۵۴	رضیہ بیگم صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۵۵	حمیدہ بیگم صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۵۶	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۵۷	اقبال بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۵۸	خورشید بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۵۹	صالحہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۶۰	رسول بیگم صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۶۱	احمد بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۶۲	رحیم بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۶۳	فہمیدہ خاتون صاحبہ	〃 شاہجہانپور
۴۶۴	خوشنودی خاتون صاحبہ	〃 〃
۴۶۵	امۃ اللطیف صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۶۶	حیات بیگم صاحبہ	〃 گجرات
۴۶۷	فاطمہ بیگم صاحبہ	پٹیالہ
۴۶۸	رحمت صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۴۶۹	نعامت بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۷۰	رشیدہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۷۱	سردار بیگم صاحبہ	〃 جلندھر
۴۷۲	نور بیگم صاحبہ	〃 شاہ پور
۴۷۳	ولایت بیگم صاحبہ	〃 گجرات
۴۷۴	کبریٰ فاطمہ صاحبہ	〃 〃
۴۷۵	مہتاب بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۷۶	زینب بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۷۷	وزیر بیگم صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۷۸	صغریٰ بی بی صاحبہ	〃 〃

(باقی)

حصہ وصیت میں اضافہ کرنے والے احباب

نمبر شمار	نام موصی معہ پورا پتہ	حصہ موجودہ	حصہ موعودہ
۲۵۱	بابو عبداللہ صاحب اورسیر	۱/۱۰	۱/۹
۲۵۲	سخاوت علی صاحب شاہجہانپور	۱/۱۰	۱/۹
۲۵۳	اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب پچھورہ سندھ	۱/۱۰	۱/۷
۲۵۴	منشی فتح الدین صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۲۵۵	چوہدری اعظم علی خان صاحب ڈیرہ غازیخان	۱/۶	۱/۵
۲۵۶	سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اعظم علی خان صاحب	۱/۱۰	۱/۹
۲۵۷	حکیم عبدالخالق صاحب پنشنر ڈیرہ غازیخان	۱/۱۰	۱/۹
۲۵۸	منشی سربلند خان صاحب " "	۱/۱۰	۱/۹
۲۵۹	منشی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۰	منشی قادر بخش صاحب پٹواری نہر ڈیرہ غازیخان	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۱	چوہدری سلطان علی صاحب ڈیرہ غازیخان	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۲	سید عنایت حسین شاہ صاحب چک ۲۸۳ جھنگ برانچ	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۳	محترمہ عفت آرا بیگم صاحبہ اہلیہ سید عنایت حسین شاہ صاحب	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۴	میر ظہور الحسن صاحب	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۵	سید بشیر احمد صاحب برج درکس کوٹری	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۶	میاں یوسف علی صاحب برج درکس کوٹری	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۷	میاں محمد مغل صاحب برج درکس کوٹری	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۸	مرزا اعظم بیگ صاحب کلانور حال ناصر آباد سٹیٹ	۱/۱۰	۱/۹
۲۶۹	میاں غلام قادر صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۲۷۰	قاضی نور محمد صاحب محرر لنگرخانہ قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۲۷۱	مولوی علی احمد صاحب بھاگلپور	۱/۱۰	۱/۹
۲۷۲	ملک محمد رمضان صاحب بنوں	۱/۱۰	۱/۹
۲۷۳	چوہدری علی محمد صاحب گکھانوالی ضلع سیالکوٹ	۱/۱۰	۱/۹
۲۷۴	سید علی اصغر شاہ صاحب ساکن چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا	۱/۱۰	۱/۷
۲۷۵	چوہدری بوٹے خان صاحب ساکن متھیانہ ضلع ہوشیارپور	۱/۱۰	۱/۹
۲۷۶	چوہدری برکت علی صاحب " "	۱/۸	۱/۷
۲۷۷	چوہدری فتح محمد صاحب " "	۱/۸	۱/۷
۲۷۸	حکیم فیض علی صاحب پکی کوٹلی ضلع گوجرانوالہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۷۹	مولوی معین الدین صاحب محاسب انجمن احمدیہ مردان	۱/۵	۱/۴
۲۸۰	میاں محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ پیروچیچی	۱/۱۰	۱/۹
۲۸۱	میاں اکبر علی صاحب سکنہ پیروچیچی	۱/۱۰	۱/۹
۲۸۲	مولوی سلطان علی صاحب " "	۱/۱۰	۱/۹
۲۸۳	میاں رحیم بخش صاحب لائلپور	۱/۱۰	۱/۹
۲۸۴	میاں فتح محمد صاحب کلیانپور چک ۲۴۳ لائلپور	۱/۱۰	۱/۹
۲۸۵	میاں فتح الدین صاحب " " "	۱/۱۰	۱/۹
۲۸۶	میاں محمد علی صاحب " " "	۱/۱۰	۱/۹
۲۸۷	میاں محمد عبدالعزیز صاحب انسپکٹر بیت المال	۱/۱۰	۱/۹

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

ولنشیا ۲ فروری ہسپانیہ کی پارلیمنٹ کے ایک سو ممبروں نے کابینہ کو اختیارات آمریت دیئے ہیں۔ پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۲ فروری - صوبہ بہار میں اس وقت ۱۱۲ نشستوں کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ اور ان میں سے ۳۰ نشستیں کانگرسی امیدواروں کے ہاتھ آئی ہیں۔

کلکتہ ۲ فروری - حکومت بنگال نے ۴۸ نظر بندوں کو جنہیں زرعی تعلیم دی جا رہی تھی۔ رہا کر دیا ہے۔ اس وقت تک ۱۰۱ نظر بند رہا کئے جا چکے ہیں۔ اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ نظر بندوں کی ایک اور جمعیت کو زراعت اور صنعت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا جائے۔

قاہرہ ۲ فروری - حکومت مصر نے مصری فوج کے برطانی افسروں کو علیحدگی کا نوٹس دیدیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آٹھ روز کے بعد ان لوگوں کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا۔

پیرس ۲ فروری - مراکشی عربوں نے تحریک استقلال وطن شروع کر رکھی ہے جس نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ چنانچہ اس صورت حالات کے مشاہدہ کے لئے وزیر حربیہ فرانس بہت جلد مراکش جانے والا ہے۔ وہ وہاں فوجی مراکز کا معائنہ کرے گا۔ اور قلعہ بندی کی سکیم تیار کریگا

انگورہ ۲ فروری - ترکیہ کی پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ نے بین الاقوامی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اطالیہ اور برطانیہ کے درمیان بحیرہ روم کے متعلق جو معاہدہ سرانجام پایا ہے۔ وہ بحیرہ روم میں امن اور سلامتی کا ضامن ہے۔ حکومت ترکیہ کی انتہائی کوشش ہے کہ وہ اس معاہدہ کو مضبوط تر بنا دے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ترکی اطالیہ اور برطانیہ کے درمیان ایک جدید معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲ فروری - اخبار ڈیلی ٹیلیگراف "سنڈے ٹائمز" رقمطراز ہے کہ برطانیہ کی جنگی طیاریوں میں روز افزوں ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ حکومت نے اسلحہ سازی کے ایک جدید کارخانہ کے لئے ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔ اور جرمنی سے ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ کا لوہا خریدا ہے۔

نئی دہلی ۲ فروری - دریائے اوہیو میں زبردست طغیانی کے باعث ہزاروں جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ مزید بارش ہونے کی صورت میں زبردست سیلاب کا خطرہ ہے۔ فوج اور عوام دن رات بند باندھنے میں مصروف ہیں کہا جاتا ہے۔ کہ ۱۸۴۷ء سے زیادہ ہلاکت آفریں سیلاب اس مرتبہ آیا ہے۔ پانی ساڑھے پندرہ فٹ اوپر چڑھ گیا ہے۔ اس سیلاب میں ۴۲۸ آدمی ہلاک ہوئے سیلاب کی وجہ سے ۲۵ لاکھ نفوس بے خانماں ہو گئے ہیں۔ سیلاب زدہ علاقہ میں پانی کا سمندر موجیں مار رہا ہے۔ اور انفلوائنزا اور تپ محرقہ پھوٹ نکلا ہے۔

نئی دہلی ۲ فروری - آج اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر این ایم سرکار نے تحریک کی کہ انشورنس بل کو مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے چنانچہ ان کی یہ تحریک منظور ہو گئی۔ اس کے بعد آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر نے تحریک کی کہ انڈین ریلوے ایکٹ میں ترمیم کی جائے اور اس سلسلہ میں ایک مجلس منتخبہ کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ گذشتہ اجلاس میں اس مسودہ قانون پر متواتر چار روز تک ہر پہلو سے بحث کی گئی تھی۔ اور یہ قرار پایا تھا۔ کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کر دیا جائے بعض ارکان نے بل کی مخالفت میں تقریریں کیں۔ آنریبل کامرس ممبر نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ بل پر تمام اعتراضات معاملات کی ناواقفیت کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔ کیونکہ ان اعتراضات میں ایسے لوگوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جو اتفاقی طور پر بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوں۔ آپ نے کہا۔ کہ جو لوگ سفر سے پہلے مطلع کر دیں گے۔ کہ وہ بلا ٹکٹ ہیں۔ یا مطالبہ کرنے پر رقم ادا کر دیں گے۔ ان کو سزا نہیں دی جائے گی۔ اور میرے خیال میں یہ بات اضطراب کا خاتمہ کر سکتی ہے آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ بل کو مجلس منتخبہ کے سپرد کرنے کا مطلب یہی ہے کہ اس میں بعض دفعات میں ترمیم کر دی جائے اس کے بعد صدر نے رائے شماری کی۔ چنانچہ آنریبل کامرس ممبر کی تجویز ۷۴ آراء کی موافقت اور ۳۱ کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

پشاور ۲ فروری "ملاپ" لکھتا ہے کہ دو تین دن ہوئے۔ ہز ایکسیلینسی گورنر صوبہ سرحد نے ڈاکٹر خان صاحب لیڈر کانگرس پارٹی کو دعوت دی تھی اور ان سے دریافت کیا تھا۔ کہ کن تجاویز پر عمل کرنے سے پولنگ امن سے گزر جائیگا۔ ڈاکٹر خانصاحب نے چند تجاویز پیش کیں۔ جن پر غور کرنے کے بعد گورنمنٹ نے تمام صوبہ میں پولنگ سٹیشنوں پر ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت کر دی ہے۔

روما ۲ فروری - روما کے ایک اخبار کا نامہ نگار مقیم برلن اطلاع دیتا ہے۔ کہ گو ہٹلر ہسپانیہ یا پرتگال پر قبضہ نہیں کرنا چاہتا۔ مگر عنقریب وہ ان حکومتوں کو چیلنج کرنے والا ہے۔ جنہوں نے جنگ عظیم کے بعد جرمن نو آبادیوں پر قبضہ کر لیا تھا۔

حیدرآباد (دکن) (بذریعہ ڈاک) نظام سٹیٹ ریلوے کی جانب سے شائع کردہ ایک پریس کمیونک مظہر ہے۔ کہ حضور نظام حیدرآباد و برار کی حکومت کی طرف سے ریاست میں تجارتی اور صنعتی ترقی کے لئے زبردست کوشش جاری ہے۔ اور اقتصادی اور صنعتی اداروں کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر ممکن اقدام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۲ فروری - آج اسمبلی کے ضمنی سوالات کے دوران میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر فرینک نائیس نے ہاؤس کو مطلع کیا۔ کہ موٹر لاریوں کے متعلق مسودہ قانون جو اجلاس شملہ میں پیش ہوا تھا۔ موجودہ بجٹ سیشن میں پیش نہیں کیا جائے گا۔

پشاور ۲ فروری - باخبر حلقوں میں تحقیق کرنے سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ ایک کانگرسی امیدوار کی شکایت پر کل جنوبی نوشہرہ کے مسلم حلقہ کے پولنگ سٹیشن سے پریزائیڈنگ آفیسر کو تبدیل کر دیا گیا تھا۔ سرکاری طور پر اس خبر کو غلط ظاہر کیا گیا ہے۔

لاہور ۲ فروری - آج سردار عبدالصمد خان سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں احرار کے ایک سابق کارکن کے خلاف نقض امن کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا ملزم کے خلاف الزام یہ ہے کہ اس نے ۲۳ جنوری کو جب کہ پنجاب اسمبلی کے سلسلہ میں عورتوں کا پولنگ ہو رہا تھا بسیان والا خارج کی لائن میں فتنہ پیدا کرنے کی اور پریزائیڈنگ آفیسر مسز سوندھی سے جھگڑنے کی کوشش کی۔

سیالکوٹ ۲ فروری - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سشن جج سیالکوٹ نے غلام محمد شوخ احراری کے اپیل کو منظور کرتے ہوئے اس کی سزا سے قید میں ایک سال کی تخفیف کر دی ہے۔ اور صرف ایکسال قید سخت کی سزا رہنے دی ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت سے ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵ (الف) تعزیرات ہند دو سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی

لاہور ۲ فروری - معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے لئے لاہور سے کھڑے ہونے والے امیدواروں کے پولنگ کا نتیجہ ۶ فروری کو مشتہر کیا جائے گا۔

امرتسر ۲ فروری - گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۲ آنے تک۔ کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے سونا دیسی ۳۶ روپے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۳ آنے ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی